سوال

82

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک کتابچہ ہمارے سامنے ہے۔جس میں صاحب مقالہ نے حجراسود کے سلسلہ میں کلام کیا ہے۔ صاحب مقالہ نے ان تمام احادیث کو ماننے سے انکار کردیا۔ جو حجراسود کو بوسہ دینے اوراسے لمس کرنے کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں۔ محض اس بنیاد پر کہ حجراسود کو بوسہ دینا عقیدہ توحید کے خلاف ہے اوراس میر

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ں عہد میں ہمارے بعض اہل علم کا سطحی مطالعہ ایک بڑی مصیبت ہے۔ علم اور تجربے میں پختہ ہونے سے قبل اورکسی جید عالم کی طرف رجوع کیے بغیر فتوے بازی اسی سطحی مطالعے کی دین ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ دین کے معاملے میں شک پیدا کرنے والے یا توجاہل لوگ ہیں یا ایسے اہل علم لوگ جن کے

علم حدیث کے چند قواعد اوراصول ہیں علماء حدیث نے یہ اصول اسی لیے وضع کیے ہیں تاکہ صحیح اور ضعیف کے درمیان تمیز کی جاسکے۔ گھڑی ہوئی حدیثوں کی نشاندہی کی جاسکے۔ اس راہ میں علماء حدیث نے جوقابل قدر کارنامے انجام دیئے ہیں اور جتنی محنت کی ہے اس سے کوئی بے خبر نہیں ہے۔

ل میں، میں حجراسود کو بوسہ لینے کے سلسلے میں چند صحیح احادیث کا تذکرہ کرتا ہوں۔

ریف کی حدیث ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجراسود کو بوسہ لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کواسے لمس کرتے اور بوسہ لیتے ہوئے دیکھا ہے۔

ؓ اور مسلم کی حدیث ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجراسود کو بوسہ دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے۔ نفع ونقصان تیرے بس میں نہیں۔ اگرمیں آنحضرت کوتجھے بوسہ لیتے نہ دیکھتا تومیں تجھے بوسہ نہ لیتا۔

ہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا اس لیے کہا تھا کہ لوگ ابھی ابھی جہالت اورپتھروں کو پوجنے کے دور سے نکلے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہہ کرلوگوں پرواضح کردیا کہ حجراسود کو بوسہ دینا صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں ہے۔پتھروں کی تعظیم وتکریم کی خاطر نہیں۔

احادیث ہیں جن کے صحیح ہونے پر تمام علماء امت کا اتفاق واجماع ہے۔ مزید برآں حجراسود کو بوسہ دینا ایک ایسی سنت جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک ہر دور میں عمل ہوتا آیا ہے اور آج تک کسی نے بھی اس سلسلے میں کسی شک وشبہ کا اظہار نہیں کیا گویا تمام امت مسلمہ کا اس پر اجما

سئلے کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اسلام میں بہت سارے اعمال ایسے ہیں جن کا تعلق ایمان بالغیب سے ہے۔ جنھیں ہم "امر تعبدی" بھی کہتے ہیں یعنی وہ عبادات یا عمل جسے ہم محض اس لیے ادا کرتے ہیں۔ کہ اللہ اوراس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے خواہ اس کی حکمت ہماری سمجھ میر

ں حجراسود کو بوسہ لینا کیوں کر پتھروں کو پوجنے کے مشابہ ہوسکتا ہے جب کہ حج کے دوران ہم جو کچھ کرتے ہیں اور جہاں جہاں جاتے ہیں وہاں ابراہیم علیہ السلام کا نام اوران کی یادوابستہ ہوتی ہے۔ اور یہ ابراہیم کون تھے؟ یہ وہ تھے جنھوں نے ایک کلھاڑی سے پتھروں کی تمام مورتیوں کو مسمار کرڈالا تھا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

حج اور عمرہ، جلد:1، صفحہ:199

محدث فتویٰ